نعت کیا ہے ؟

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے' اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب' ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت' مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب :۔سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com sheikh_2001@yahoo.com
kamran@shahjee.net
Website :- www.shahjee.net

بِسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحِیم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت سر مایہ اہل ایمان ہےاور محبت میں اظہارعقیدت ' یادمحبوب ' بیان حسن'مبالغہ وصف'مدحتِ خُلق'تحسین ِسیرت اور تذ کار حُلیہ فطری امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں جتنی وسعت ہے'اس سے کہیں بڑھ کر ان کی چا ہنے والوں کی کثرت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والے جس قدر مطلع موجود پر پھیلے ہوئے ہیں' اس سے بہت بڑھ کر کائنات میں ان کی عقیدتوں اور محبتوں کا نور بکھراہوا ہے۔جس قدر حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و مودّت'عقیدت و تعلق 'رابطہ و عشق موجود ہے۔اس سے کہیں زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و حقیقت کی تعر یف کی ضرورت ہے۔رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و نعت اپنی جگہ عظمت مآب ہے لیکن یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر انسا نیت کی ضرورتیں پو ری نہیں ہو تیں اور شا ید محبت اور اظہا ر محبت کی انہی معنوی حقیقتوں کی نشا ن دہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں فر ما ئی:

لا یو من احدکم حتیٰ اکون احب الیه مِن والدہ وولد والناس اجمعین۔

تم میں سے کسی ایک کا بھی ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے ماں باپ'اپنی اولاد اور سب سے بڑھ کر مجھ سے محبت کر نے والا نہ ہو۔

عربی زبان میں بیان حسن 'اظہا ر عقیدت'اعتراف ِحق وغیرہ کے لیے جو الفا ظ استعمال کیے جا تے ہیں وہ عموماً تعر یف'مد ح'ثنا'تحمید'تو صیف'شکر اور نعت ہیں۔ان میں سے ہر ایک معنوی اعتبا ر سے ایک دوسر ے کا مترادف بھی استعمال ہو تا ہے اور صنعت کے اعتبار سے متضاد بھی لا یا جا سکتا ہے۔ بذات خود حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں یہ تمام ما دۓ مختلف مقا مات پر استعمال کئے گئے ہیں لیکن کثرت کے سا تھ جو اصطلاح مدح پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں استعمال ہو ئی ہے'وہ نعت ہے۔۔۔۔۔عربی ادب میں اگر چہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مد حیہ شہ پاروں کے لیے مد یح و نشید ایسے الفا ظ استعمال ہوئے ہیں لیکن" نعت " سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نثری یا شعری تعر یف لی گئی ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں یہ صحابہ ھی سے مر وی ہے کہ:

"یقول نا عتھلم ارقبله ولا بعدہ"

نعت کیا ہے؟اور اس کا لغوی معنٰی کیا ہے؟ اور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس ِ خود کن کن معنوں میں استعمال کیا ہے؟۔۔۔۔یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب حاصل کرنے کے بعد کسی حد تک نعت گوئی اور نعت فہمی کی ذمہ داری پو ری کی جا سکتی ہے۔

"تاج العروس"میں علامہ زبیدی حنفی لکھتے ہیں کہ "نعت"کا مادہ ن،ع اور ت ہے۔یہ لفظ جب باب"فَتَحَ یَفتَحُ"سے آئے تواس کا معنٰی وصف ہو تا ہے اور باب" تَقَبّلَ یَتَقَبّلُ"سے آئےتو اس کا مطلب کسی کی تعر یف میں مبا لغہ کر نا ہو تا ہے۔ابن کثیرکہتے ہیں کہ نعت کا تعلق بنیادی طور پر بیان حسن سے ہو تا ہے اوراس لحاظ سے"وصف" اورنعت میں یہ فرق ہو تا ہے کہ وصف میں"حسن و قبح" دونوں بیان کیے جا سکتے ہیں جبکہ نعت صرف اور صرف "حسن"ہی کے بیان کے لیے آتی ہے۔"ثعلب"نے نعت اور وصف میں یہ فرق بھی لکھا ہے کہ نعت صرف ذی جسم کی ہو سکتی ہے اور تو صیف کے لیے مشخصات ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کہا جا تا ہے کہ"اَللّٰہُ یُو صَف وَلاَ یُنعَت"(اللہ کی تو صیف ہو تی ہے لیکن نعت نہیں)۔اس لیے کہ نعت میں تشخصات ضروری ہو تے ہیں۔اظہری نے" نعت " کا معنی العتیق السباق " بھی لکھا ہے۔اس لحا ظ سے نعت صرف اس ذات کی ہو سکے گی جو اللہ کی ذات کے بعد سب سے زیا دہ قدیم اور اوصاف و کما لات میں سب سے آگے ہو اور ظاہر ہے کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔" لسان العرب" میں ابن منظورنے"نعت " کا معنی کسی ذات کا اپنی جنس کی دیگرانواع سے افضل ہونا لکھا۔"صحاح" میں جو ہر ی نے لکھا کہ نعت جس وقت باب" کَرُمَ یکرم" سے آئے تو معنی اس کا چہرے کا حسین ہوناہوتا ہے۔اسی سے" نُعیتُ" اسم علم بھی استعمال ہو تا ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعا لی عنہ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود لفظ " نعت " کو خواص بتا نے کے معنوں میں استعمال فرمایا۔حد یث کے الفاظ ہیں:

" نَعَتَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذات الجنب ورساً وقسطاً وزیتاً یُلَدّ بِهٖ"

حلیہ اور اوصاف بیان کرنے کے معنوں میں جامع ترمذی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکرہ نے روایت نقل کی جس میں لفظ نعت استعمال کیا گیا۔خلا صہ روایت یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حال و حلیہ ہم سے بیان کیا۔حد یث کے الفاظ یہ ہیں:

" نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَوَیهِ "۔۔۔۔

وصف بیان کر نے کے لیے لفظ نعت کا استعمال سنن نسائی کی ایک حدیث میں ملا حظہ کہا جا سکتا ہے:

" قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم الشہرھٰکذاوھٰکذاوصفق محمد بن عبید بید یهِ ینعتها ثلا ثاً۔"

مسند امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ میں یہ لفظ تقر یباًپند رہ مقامات پر استعمال ہوا ہے اور نعت کے قریباًسارے ہی معنوی مترادفات اور متضا دات لائے گئے ہیں۔البتہ ایک آدھ روایت ایسی بھی نقل کی گئی ہے جس میں بیان حسن کے ساتھ سا تھ بیان قبح کا مفہوم بھی لفظ نعت کے اند ر سمویا معلوم ہو تا ہے۔مسند امام رحمتہ اللہ کے الفاظ "فجاءَت علی العنت المکروہ" ہیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات اور حال حلیہ کے لیے لفظ نعت غالباً سب سے پہلے حضرت علی المر تضٰی کرم اللہ وجہہ نے استعمال فرمایا۔اور اسے امام تر مذی رحمتہ اللہ نے شمائل میں ان الفاظ کے سا تھ نقل کیا:"ویقول ناعته لم ارقبله ولا بعد ہ مثله"اسی طرح سنن دارمی رحمتہ اللہ نے"کیف تجد نعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی التورۃ"لکھ کر لفظ نعت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص قرار دیا۔سنن ابی داؤد میں ابواب الدیات اور الصحیح البخا ری میں ابواب انبیا میں علی التر تیب "انھ لیس با لنعت اورلقیت عیسٰی ،موسٰی لنعتھ النبی صلی اللہ علیه وسلم میں لفظ نعت بیان احوال اور حلیہ وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوا۔اسی طرح یہ لفظ امام مسلم رحمتہ اللہ نے اپنی جامع میں(باب الا یمان)میں' نعت الیه رجل منھم'کی صورت میں نقل کیا۔ بعض صوفیا کے اقوال سے مترشح ہو تا ہے کہ نعت کا معنی شان بھی آتا ہے۔طبرانی کی ایک روایت میں نعت کا معنی سفا رش کرنا بھی لا یا گیا ہے۔عر بی کی طر ح فا رسی زبان میں نعت کا لفظ اپنے عمومی مفہوم وصف بیانی اورخصو صی معنوں یعنی ثنائے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال ہوا ہے۔اردو میں اگر چہ معنی وصف گوئی وغیرہ ہو تا ہے لیکن اب یہ لفظ صرف اورصرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات کے تذکرے کے ساتھ خاص ہو گیا ہے۔

لُغت اورآثار وروایات کی مدد سے نعت کے جو مفا ہیم و مطالب حاصل ہو ئے'ان کی تر تیب یہ ہے:

ا : اوصاف بیان کرنا

ب: احوال بیان کرنا

ج: حُلیہ واضح کرنا

د: تعریف میں مبا لغہ کرنا

ہ: سفارش کرنا

و: نقل کرنا یا نقل اتارنا

ز: جوہر سا منے لا نا

ح: کسی جنس کا اپنی انواع پر فضیلت ثا بت کرنا

ط: خواص منکشف کرنا

ی: عمدہ صفات رکھنا

ک: کسی شے کا قدیم الاصل ہونا

ل: دوڑ میں آگے بڑھ جانا

م: صفت کو موصوف کے ساتھ ملانا

ن: ایک خاص نشان رکھنا

س: اور ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تحمید بجا لانا

نعت کے مذکورہ صدر لغوی معانی و مطالب کی روشنی میں اصطلاحی نعت کا موضوع آسانی سے متعین کیا جا سکتا ہے۔ نعت کا مدار چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مسعود ہے'اس اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے لے کر صفات تک' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افکار سے لے کر اعمال تک زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو نعت کا موضوع نہ بن سکتا ہو۔

اخلاق'سیرت'معجزات'غزوات'خطبات'عبادات'مناکحات'معاملات'معمولات' عادات'تعلیمات'سب تک نعت کا دامن پھیلا ہوا ہے۔ نعت کا تعلق چونکہ نثر اور شعر دونوں سے ہے'اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نعتیہ ورثہ بھی ازحد بسیط ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث دانی'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فقہی معرکہ آرائیاں'حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سنجیدہ تاریخ'حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متین فیصلے'حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا علمی تہور'حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآنی لہجے'حضرت ابوذرہ رضی اللہ عنہ کی سیاسی سوچ'حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی سپاہیانہ تاریخ'حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا تہذیبی بانکپن 'حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پر شوق شاعری 'حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے کفر سوز رجز'حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خطیبانہ آن بان'دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہی کی صورتیں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا یہ نعتیہ شوق ہی تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے لمحہ لمحہ کو انہوں نے شعر و ادب میں محفوظ کر لیا اور یہی ان کا ورثہ ہے جو قوموں کے عروج کا سبب بنا اور بجا طور پر انسانیت نے اس سے جلا پائی اور قیامت تک یہ سلسلہ انسانیت کی تقدیر بدلتا رہے گا۔

نعت کے ضمن میں اس کا ایک اہم مادہ بحث شریعت مطہرہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ احکام شریعت کی روشنی میں اس موضوع پر بھی دو طرح گفتگو کی جا سکتی ہے۔ ایک تو ایمان کے ساتھ اس کے تعلق کی بحث ہے اور دوسرا جذبہ ایثار و اطاعت اور عمل کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام پڑھنا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی جستجو کرنا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلانات اپنانا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سعید کو سمجھنا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کریمانہ کو سننا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ایک ایک عمل کو محفوظ کر نا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمی اور دینی سرمایہ کو اگلی نسلوں کی طرف منتقل کرنا تقاضا ئے شر یعت ہے'اور یہ سب کچھ نعت کا موضوع ہے۔اس لحا ظ سے نعت کہنا'نعت سننا 'نعت پسند کرناشر یعت مطہرہ کا اولین مقصود ہے اور قرآن مجید نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انمٹ اور لا زوال نقش ہے۔ نثر کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لا ئق'بلند صفت اور عظیم صحا بہ رضی اللہ عنہ نے بلا شبہ یہ منشا ئے شر یعت پو را کیا ہے۔ البتہ شعری نعت کے میدان میں محبتوں'عقیدتوں اور کیفیتوں کی بھر مار ہے۔ تلمیحات'استعا رات اور تشبیہات کے آئینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب خوب تعر یف کی کو شش کی گئی ہے لیکن آپ کی سیرت و صورت'حُسن و جمال'رنگ وادا'دعوت و تعلیم'صدق وامانت'تخذیب و صفات'سیا ست و معا ش'معجزات وآیات'عدالت و نجابت'حرب وضرب'و قا ئع و سرایا'اما نت و دیا نت' جودوسخا ' فضل و عنا یت اور علم و حلم کو تا ریخی ضرورتوں کے تحت دامن نعت میں سمونے کی بھر پو ر کو شش نہیں۔ ضرورت جوں کی توں مو جود ہے کہ "شا ہنا مہ اسلام "کی طرز پر نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گراں بہا دولت شعر و ادب کے دامن میں محفوظ کی جا ئے۔

نعت کا دوسرا تعلق جذبہ اثیار سے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ اقدس' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظا ہر و با طن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وادا کو رب کریم نے انسا نیت کے لیے واجب الا طاعت قرار دیا 'گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مسعود کے مختلف پہلو جس وقت کلام میں سجیں یہ قو لی نعت کی صورت بنتی ہے اور جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو عمل میں محفوظ کر لیں تو یہ عملی نعت کی صورت بنتی ہے اور بلا شبہ انسا نوں کی یہ اشد ذمہ داری ہے کہ وہ نعت کی اس قسم کی طرف بھی تو جہ دیں اس لیے کہ ان کی اصل ذمہ داری یہی ہے۔جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا کا تعلق ہے تو وہ کو شش کی جا سکتی ہے'نعت گوئی کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا اور بلا شبہ یہ کو شش بھی پروانہ نجات ملنے کے مترادف ہے۔بقول غالب ہر نعت گو کو یہ کہنا ہی پڑتا ہے :

غالب ثنا ئے خواجہ بہ یز دا ں گزا شتیم
کا ں ذات پاک مر تبہ دانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم است

لُغت اور تا ریخ کے اعتبار سے نعت کا مفہوم اگر چہ بحرِ بے کراں ہے لیکن عربی'فارسی' ہندی' اُردو' پنجابی' پشتواور بنگالی بے شمار زبانوں کے ادب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا جو موزوں صورت میں ہو نعت کہلاتی ہے اور اہل فن کے نزدیک اس نو عیت کی ایک نعت ایک مشکل صنف ہے۔

مولانا الشا ہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ نے ایک مر تبہ ارشاد فر مایا:

"حقیقتہً نعت لکھنا بہت مشکل کام ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں۔اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔اگر شاعر بڑھتا ہے تو الُوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہو تی ہے۔البتہ حمد آسان ہے

کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اس جانب اصلاً کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔

اہل ادب کے نزدیک نعت کا مفہوم کچھ بھی کیوں نہ ہو اور اس کے لیے بحروں کے چناؤ میں کوئی بھی طریقہ استعمال کیا جائے۔۔۔۔۔اصل ذوق، اہل محبت اور اہل عشق کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پھر ان کی محبت میں رونا، رُلانا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ستائش کرنا، آپ کی زیارت کے لیے بے تاب ہونا ، دل کی تاروں پر زبان کی ہم آہنگی کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا ، ان کے حکم پر تن من دھن وارنا ، ان کے ادب میں حفظِ قول و عمل بجا لانا سب نعت ہے اور اس لحاظ سے ہر مسلمان نعت گو ہے، نعت پسند ہے،نعت خواں ہے اور نعت گر ہے۔ کتاب و سنت کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کا ہر انسان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں ڈھل جائے۔

♠♠♠♠♠♠♠♠